باب 3

سر سید احمد خان

سوال: سر سید احمد خان کی تعلیمی اور علمی وادبی خدمات کا جائزہ لیجیے۔ (1999؛2001ء)

سوال: سر سید احمد خان کی تعلیمی خدمات پر نوٹ لکھیے۔ (2006؛2017ء)

سوال: سر سید احمد خان کو تحریک پاکستان کا بانی کہا جاتا ہے تبصرہ کیجیے۔ (2006ء)

سوال: سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیمی حالت بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے؟ (2010ء)

جواب:

سر سید احمد خان کے حالات زندگی

سر سید احمد خان انیسویں صدی کے عظیم مسلم قائد اور ماہر تعلیم تھے۔ انہوں نے جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلمانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کیا جس کے نتیجے میں وہ ایک قوم کی حیثیت سے برصغیر کی سیاسی قوت بن گئے۔

سر سید احمد خان 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی میر متقی شاہ سے حاصل کی اور 1839ء میں بطور سررشتہ دار کمپنی کے ملازم بن گئے۔ اس کے بعد 1846ء میں آپ کو دہلی کا منصف مقرر کیا گیا۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے وقت آپ بجنور میں بطور صدر امین تعینات تھے۔ وہاں آپ نے بے شمار انگریزوں کی جانیں بچائیں۔ اس کے صلہ میں انگریز سرکار نے آپ کو صدر الصدور کے عہدہ پر ترقی دے دی۔ سر سید مسلم قوم کو سیاسی، معاشی اور تعلیمی میدانوں میں ترقی یافتہ دیکھنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے 1875ء میں علی گڑھ میں ایک ہائی سکول قائم کیا، جس کو 1877ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا۔ حکومت برطانیہ نے آپ کو 1888ء میں سر کا خطاب دیا۔ آپ نے مسلمانوں کو سیاسی شعور دینے کے لیے محمڈن ایجوکیشن کانفرنس قائم کی۔ اس کے علاوہ آپ نے سائنٹیفک سوسائٹی بھی قائم کی۔ آپ کے قائم کردہ ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ نے ملک بھر کے مسلمان طلباء کو جدید علوم سے آراستہ کیا۔ اس طرح ملک میں تحریک علی گڑھ کا آغاز ہو گیا جو کہ مسلمانوں کی سیاسی، معاشی اور ثقافتی ترقی کی آئینہ دار تھی۔ آپ نے 1898ء میں وفات پائی۔

سر سید کی تعلیمی خدمات

سر سید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کو جدید علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ادارے قائم کیے:

(1) مراد آباد اور غازی پور کے مدرسے:

سر سید احمد خان نے مراد آباد میں قیام (1858ء تا 1859ء) کے دوران ایک مدرسہ قائم کیا۔ چار سال بعد انہوں نے غازی پور میں بھی ایک سکول قائم کیا جس میں مسلمان بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔

(2) ایم۔اے۔او ہائی سکول علی گڑھ:

سر سید احمد خان نے 1869ء میں انگلستان جا کر وہاں کے تعلیمی اداروں کا مطالعہ کیا۔ ہندوستان واپس آ کر انہوں نے ایک تعلیمی درسگاہ کے لیے چندہ کی مہم چلائی اور 1875ء میں علی گڑھ کے مقام پر محمڈن اینگلو اورینٹل ہائی سکول کی بنیاد رکھی۔ اس میں مسلمان بچوں کو جدید علوم کی تعلیم دی جاتی تھی۔

(3) ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ:

ایم۔اے۔او ہائی سکول علی گڑھ کو 1877ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا۔اس مقصد کے لیے نظام حیدر آباد نے 90 ہزار روپے اور مہاراجہ پٹیالہ نے 58 ہزار روپے چندہ دیا۔حکومت نے ادارے کے لیے 4200 روپے سالانہ کی گرانٹ منظور کی اور 74 ایکٹر زمین فراہم کردی۔8 جنوری 1877ء کو وائسرائے ہند لارڈ لٹن نے کالج کا افتتاح کیا۔اس کالج نے برصغیر کے مسلمانوں کو جدید علوم سے آراستہ کیا۔ 1920ء میں اسے مسلم یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

(4) سائنٹیفک سوسائٹی کا قیام:

سرسید احمد خان نے 1864ء میں ایک سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی۔جس کا مقصد مغربی علوم کا اُردو زبان میں ترجمہ کرنا تھا۔بعداز اں اس کے لیے ایک عمارت بھی تعمیر کروادی گئی۔

(5) محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام:

سرسید احمد خان ایک زیرک سیاست دان اور مدبر تھے۔انہوں نے مسلمانوں کو ایک سیاسی قوت بنانے کے لیے 1886ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی۔اس کا مقصد برصغیر کے مسلم دانشوروں میں روابط استوار کرنا اور مسلمانوں کے مسائل پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔1906ء میں شملہ وفد کی تشکیل اور مسلم لیگ کا قیام محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا مرہون منت تھا۔

سرسید کی ادبی خدمات

سرسید احمد خان نہ صرف ایک ماہر سیاست دان، دانشور اور ماہر تعلیم تھے بلکہ وہ ایک قابل تحسین مصنف بھی تھے۔انہوں نے مندرجہ ذیل کتب لکھیں:

(1) آثار الصنادید
(2) رسالہ اسباب بغاوت ہند
(3) تاریخ سرکشی بجنور
(4) رسالہ احکام طعام اہل کتاب
(5) تبیین الکلام
(6) خطبات احمدیہ
(7) رسالہ تہذیب الاخلاق

(1) آثار الصنادید:

سرسید کی یہ کتاب پہلے 1847ء میں شائع ہوئی۔اس میں انہوں نے دہلی کی پرانی عمارات اور مدارس پر روشنی ڈالی۔

(2) رسالہ اسباب بغاوت ہند:

سرسید نے مسلمانوں کے بارے میں انگریزوں کے شکوک وشبہات دور کرنے کے لیے رسالہ اسباب بغاوت ہند تحریر کیا اور اس کی 500 کاپیاں ارکان برطانوی پارلیمنٹ کو ارسال کیں۔اس میں 1857ء کے حالات کا ذمہ دار کمپنی کو قرار دیا گیا تھا۔

(3) تاریخ سرکشی بجنور:

سرسید نے اس کتاب میں 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران بجنور میں پیش آنے والے حالات لکھے۔

(4) رسالہ احکام طعام اہل کتاب:

سرسید نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان فاصلے کو کم کرنے کے لیے یہ رسالہ تحریر کیا۔اس میں ثابت کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کے لیے عیسائیوں کے ہاتھ کا ذبح جائز تھا۔

(5) تبیین الکلام:

سرسید نے اس کتاب میں ثابت کیا کہ انجیل غیر تحریف شدہ ہے۔

(6) خطباتِ احمدیہ:

سرسید احمد نے خطبات احمدیہ میں ولیم میور کی کتاب ''دی لائف آف محمد ﷺ'' میں دیئے گئے الزامات کا جواب دیا۔

(7) رسالہ تہذیب الاخلاق:

سرسید احمد نے 24 دسمبر 1870ء کو یہ رسالہ جاری کیا۔ اس کا مقصد مسلمانوں کو کامل تہذیب کی جانب مائل کرنا اور ان کے اخلاق کو سنوارنا تھا۔

سوال: سرسید کی سیاسی خدمات بیان کریں۔ سرسید کو تحریکِ پاکستان کا بانی کہا جاتا ہے۔ تبصرہ کریں۔ (2017ء)

جواب:

سرسید کی سیاسی خدمات

رسالہ اسباب بغاوت ہند:

سرسید احمد خان نے 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد یہ رسالہ تحریر کیا۔ اس میں 1857ء کے حالات کی ذمہ داری کمپنی کی مقامی لوگوں کے ساتھ ناانصافیوں پر ڈالی گئی تھی۔ سرسید نے اس رسالہ کی 500 کاپیاں برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان کو ارسال کیں۔ اس اقدام سے مسلمانوں کے بارے میں انگریزوں کی بدگمانیاں دور کرنے میں مدد ملی۔

ولیم ہنٹر کی کتاب پر تبصرہ:

سرسید نے ولیم ہنٹر کی کتاب ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' پر تبصرہ کیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ حافظ احمد حسن نے لندن سے شائع کیا۔ سرسید نے اپنے تبصرہ میں واضح کیا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری نہیں کہ وہ عیسائی حکومت کے خلاف بغاوت کریں۔

البرٹ بل کی حمایت:

سرسید نے 1883ء میں البرٹ بل کی حمایت کی۔ اس بل کا مقصد اس قانون کو ختم کرنا تھا جس کے مطابق مدراس، کلکتہ اور بمبئی کے علاوہ دوسرے کسی شہر میں کوئی دیسی جج کسی انگریز کے خلاف مقدمہ کی سماعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتا تھا۔

دو قومی نظریہ:

اُردو ہندی تنازعہ سے سرسید کو ہندوؤں کی مسلم دشمن ذہنیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ ہندو اور مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں جن کے مفادات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کا قیام:

سرسید نے مسلمانوں میں قومی جذبہ پیدا کرنے اور ہندوؤں کے پراپیگنڈہ کا جواب دینے کے لیے پیٹریاٹک ایسوسی ایشن قائم کی۔ اس کے قیام سے اسلام دشمن سرگرمیاں کم کرنے میں مدد ملی۔

سرسید کی معاشرتی خدمات

سرسید احمد خان ایک عظیم مصلح تھے۔ انہوں نے برصغیر میں ایک صحت مند، تعلیم یافتہ، مہذب اور باشعور معاشرہ تشکیل دینے کے لیے نہ صرف علی گڑھ میں کالج قائم کیا بلکہ مراد آباد میں ایک یتیم خانہ بھی قائم کیا جس میں لاوارث مسلمان بچوں کو تحفظ فراہم کیا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے رسالہ تہذیب الاخلاق بھی جاری کیا۔ اس رسالہ میں سرسید احمد خاں، محسن الملک، وقار الملک، سید محمود اور مولوی چراغ جیسے مصنفین نے مسلمانوں کے اخلاق سنوارنے کے لیے مضامین لکھے۔

ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ نے مسلمانوں کی نوجوان نسل کو مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی آراستہ کیا۔ تعلیم حاصل کر کے مسلم قوم کو معاشرے میں ایک بلند مقام حاصل ہو گیا۔ بلاشبہ یہ سرسید کا ایک عظیم کارنامہ تھا۔

سوال: تحریک علی گڑھ کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔ (2008ء)

سوال: تحریک علی گڑھ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (2008ء)

سوال: تحریک علی گڑھ میں سرسید کی تعلیمی خدمات کی وضاحت کیجئے۔ **(2009ء)**

سوال: تحریک علی گڑھ کی ملی خدمات بیان کریں۔

جواب:

تحریک علی گڑھ کی ملی خدمات

انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں کی سیاسی، تعلیمی، ثقافتی اور سماجی نشاۃ الثانیہ میں اہم کردار ادا کیا۔ 1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مسلم قوم معاشی بدحالی اور سیاسی گمنامی کی تاریکی میں ڈوب چکی تھی مگر سرسید احمد خان نے اس کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کر کے دوبارہ کامیابی کے رستے پر گامزن کر دیا۔ تحریک علی گڑھ کی خدمات مندرجہ ذیل تھیں:

انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیوں کا ازالہ:

تحریک علی گڑھ کی ایک بڑی کامیابی یہ تھی کہ اس نے حکمران انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان 1857ء کی جنگ آزادی سے پیدا ہو جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا۔ اس سلسلے میں سرسید کے ''رسالہ اسباب بغاوت ہند'' نے کلیدی کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں سرسید نے ولیم ہنٹر کی کتاب بعنوان ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' پر تبصرہ لکھا اور ثابت کیا کہ مسلمانوں پر عیسائی حکومت کے خلاف بغاوت فرض نہیں ہے۔

مسلمانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنا:

ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ نے وسطی ہندوستان میں اس وقت علم کی قندیل روشن کی جب مسلمان قوم جہالت کی جانب گامزن تھی اور جدید علوم کی تعلیم کو حاصل کرنے سے گریزاں تھی۔ علی گڑھ کالج نے برصغیر کے تمام علاقوں سے تعلق رکھنے والے مسلم طلباء کو انگریزی زبان اور جدید علوم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ اس طرح مسلمان سیاسی سطح پر ہندوؤں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو گئے۔

مسلمانوں میں سیاسی شعور کی بیداری:

تحریک علی گڑھ نے مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار کیا۔ اس سلسلے میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں اپنے سالانہ اجلاس منعقد کئے جن میں ممتاز مسلم رہنماؤں نے اپنے قومی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ عظیم مسلم رہنماؤں مثلاً سرسید احمد خان، نواب محسن الملک، نواب وقار الملک، مولوی نذیر احمد اور الطاف حسین حالی نے ان اجلاسوں میں شرکت کی۔ دسمبر 1906ء میں کانفرنس کا سالانہ اجلاس ڈھاکہ میں منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کے اختتام پر آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کی منظوری دی گئی۔

دو قومی نظریے کا فروغ:

سرسید احمد خان نے جلد ہی انڈین نیشنل کانگرس کے اسلام دشمن عزائم کو بھانپ لیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو اس جماعت میں شامل ہونے سے روکا۔ علاوہ ازیں اردو ہندی تنازعہ سے بھی سرسید کو یقین ہو گیا تھا کہ ہندو اور مسلم کبھی بھی اکٹھے مل کر نہیں چل سکیں گے۔ ہندوؤں کی اکثریت کی وجہ سے انہوں نے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام:

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس 1886ء میں قائم کی گئی۔ اس نے برصغیر کے بڑے بڑے شہروں میں اپنے سالانہ اجلاسوں کا انعقاد کیا۔ جس سے نہ صرف ملک بھر کے مسلم رہنماؤں کو آپس میں مشاورت کا موقع ملا بلکہ مسلم قیادت بھی سامنے آئی۔ 1906ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس منعقدہ ڈھاکہ کے دوران مسلمانوں کی سیاسی جماعت آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی گئی۔

اُردو زبان کا تحفظ:

1867ء میں بنارس کے چند ہندو رہنماؤں نے اُردو کی جگہ فارسی زبان کو عدالتی زبان بنانے کے لیے تحریک شروع کی۔ سرسید نے اُردو زبان کے تحفظ کے لیے فوری اقدامات کیے۔ انہوں نے اُردو ڈیفنس ایسوسی ایشن تشکیل دی اور رسالہ تہذیب الاخلاق جاری [illegible] رسالے نے اُردو زبان کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

تحریک علی گڑھ اور دیگر قائدین

نواب محسن الملک (1837ء تا 1907ء):

نواب محسن الملک تحریک علی گڑھ کے ہراول دستہ کے سالاروں میں سے ایک تھے۔ آپ 9 دسمبر 1837ء کو اٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے بطور کلرک اپنی سروس کا آغاز کیا۔ بعدازاں آپ نے اپنی قابلیت اور محنت کے بل بوتے پر ترقی کی منازل طے کیں اور پہلے تحصیل دار اور پھر ڈپٹی کلکٹر مقرر کیے گئے۔ 1871ء میں آپ کو ریاست حیدر آباد میں انسپکٹر آف ریونیو مقرر کیا گیا۔ نواب حیدر آباد نے آپ کو محسن الملک کا خطاب بھی دیا۔ بعدازاں آپ نے ریاست کے پولیٹیکل سیکرٹری کی حیثیت سے انگلستان کا دورہ کیا اور برطانوی وزیراعظم گلیڈسٹون اور پارلیمنٹ کے ارکان سے ملاقات کی۔

اسی دوران آپ کی ملاقات سرسید احمد خان سے ہوئی اور تحریک علی گڑھ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاسوں میں شرکت کی اور رسالہ تہذیب الاخلاق کے لیے مضامین لکھے۔ محسن الملک نے اُردو کے تحفظ کے لیے بہت کام کیا۔ آپ نے اُردو ڈیفنس سوسائٹی کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا اور 1897ء میں جب یوپی کے گورنر انٹونی میکڈانل نے عدالتوں میں ہندی (دیوناگری) رسم الخط نافذ کر دیا تو محسن الملک نے اس کی مذمت کی۔ 1893ء میں آپ علی گڑھ میں رہائش پذیر ہو گئے اور 1898ء میں سرسید کی وفات کے بعد آپ کو ٹرسٹ کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ 1906ء میں آپ نے شملہ وفد میں شرکت کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے 1907ء میں وفات پائی۔

نواب وقار الملک (1841ء تا 1917ء):

نواب وقار الملک کا شمار سرسید احمد خان کے قریبی ساتھیوں میں کیا جاتا ہے۔ آپ 1841ء میں ضلع مراد پور کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ 1863ء سے لے کر 1912ء تک تحریک علی گڑھ سے وابستہ رہے۔ آپ نے اپنے کیریئر کا آغاز ایک مدرس کی حیثیت سے کیا مگر جلد ہی ریڈر کے عہدہ پر ترقی پائی۔ اس کے بعد آپ سب آرڈینیٹ جج اور سیکرٹری مقرر کیے گئے۔ 1875ء میں سرسید کی سفارش پر آپ کو ریاست حیدر آباد میں سیکرٹری انصاف کا عہدہ دے دیا گیا۔ ریاست نے ان کی خدمات کے اعتراف میں وقار الملک کا خطاب دیا۔

نواب وقار الملک نے تحریک علی گڑھ میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے اور رسالہ تہذیب الاخلاق میں اخلاقی مضامین لکھتے رہے۔ 1911ء میں جب حکومت برطانیہ نے تقسیم بنگال کی تنسیخ کا اعلان کیا تو آپ نے اس کی شدید مذمت کی۔

نواب سلیم اللہ خان (1884ء تا 1915ء):

نواب سلیم اللہ خان 1884ء میں ڈھاکہ کے ایک معزز کشمیری گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے آغاز میں ہی سماجی کاموں میں حصہ لینا شروع کیا۔ والد کے انتقال کے بعد خاندانی جاگیر آپ کو مل گئی۔ 1903ء میں آپ کو نواب بہادر کا خطاب دیا گیا۔ آپ نے اپنی زندگی مسلمانوں کی بہتری کے لیے وقف کر دی۔ 1906ء میں شملہ وفد ترتیب دینے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام میں نواب سلیم اللہ خان نے کلیدی کردار ادا کیا۔ 1912ء میں آپ نے کلکتہ میں منعقدہ مسلم لیگ کے جلسہ کی صدارت کی۔ 1915ء میں آپ نے صرف 31 برس کی عمر میں وفات پائی۔

مولانا شبلی نعمانی (1857ء تا 1914ء):

مولانا شبلی نعمانی کا شمار برصغیر کے ممتاز سکالروں اور مدبرین میں کیا جاتا ہے۔ آپ 1857ء میں اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اعظم گڑھ کے مدرسوں سے حاصل کی اور بعدازاں لاہور، سہارنپور، غازی پور اور رامپور کے جید علمائے کرام سے قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا۔ آپ نے 15 سال تک علی گڑھ کالج میں عربی کی تدریس کی۔ 1898ء میں آپ علی گڑھ سے علیحدہ ہو گئے اور 1904ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ سے وابستہ ہو گئے۔ اسی دوران مولانا شبلی نعمانی نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ 1901ء سے 1909ء تک ریاست حیدر آباد میں مقیم رہے اور وہاں سوانح مولانا روم، الغزالی اور موازنہ انیس و دبیر جیسی کتب لکھیں۔ آپ نے 1914ء میں وفات پائی۔ مولانا شبلی کی تصانیف میں سے مندرجہ ذیل اہم ہیں:

(1)	سیرت النبیؐ	(2)	سوانح مولانا روم	(3)	الکلام
(4)	الماموں	(5)	سیرت النعمان	(6)	الفاروق
(7)	الغزالی	(8)	شعرالعجم		

سید امیر علی (1849ء تا 1928ء):

سید امیر علی کا شمار برصغیر کے نامور سکالروں اور ماہرین قانون میں کیا جاتا ہے۔ آپ 1849ء میں ضلع ہگلی (بنگال) کے گاؤں چنسورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ابتدا ہی سے بہت ذہین تھے اور چھوٹی عمر میں محسن ٹرسٹ سے سکالرشپ حاصل کیا۔ بعدازاں تاریخ اور معاشیات میں ایم۔اے کر کے انگلستان چلے گئے۔ وہاں سے بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے 1879ء میں ہندوستان واپس آگئے اور کلکتہ میں وکالت شروع کر دی۔ 1875ء میں آپ کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ مقرر کیا گیا۔ 1882ء میں آپ کو امپیریل کونسل کا رکن نامزد کیا گیا اور 1890ء میں کلکتہ ہائی کورٹ کے جج بنا دیئے گئے۔ آپ کی شادی ایک انگریز خاتون سے ہوئی۔ لارڈ ڈفرن آپ کا ہم زلف تھا۔ 1904ء میں ریٹائر ہو کر سید امیر علی نے انگلستان میں رہائش اختیار کی۔ 1909ء میں آپ کو دارالامراء کا رکن منتخب کیا گیا۔ 1908ء میں آپ نے لندن کی مسلم لیگ برانچ قائم کی۔ اس سے قبل آپ 1877ء میں ہندوستان میں نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن قائم کر کے شہرت حاصل کر چکے تھے۔

سید امیر علی ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ آپ کی کتب ''سپرٹ آف اسلام'' اور ''ہسٹری آف سارا سینز'' کا شمار بہترین کتب میں کیا جاتا ہے۔ آپ کی کتاب ''مسلمانوں کا شخصی قانون'' کو بھی بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ آپ نے 1928ء میں وفات پائی۔

حصہ معروضی

☐ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

1- سر سید احمد خان کی تاریخ پیدائش بتایئے۔
(الف) 7 1 اگست 1817ء (ب) 17 ستمبر 1817ء ✓ (ج) 7 1 اکتوبر 1817ء (د) 7 1 نومبر 1817ء

2- سر سید احمد خان ایک حسینی سید تھے۔ بتایئے کتنے واسطوں سے آپ کا سلسلہ حضرت امام حسینؓ سے جا ملتا ہے؟
(الف) 23 واسطے ✓ (ب) 25 واسطے (ج) 27 واسطے (د) 29 واسطے

3- سر سید احمد خان نے کس سن میں کمپنی کی ملازمت اختیار کی؟
(الف) 1833ء (ب) 1835ء (ج) 1837ء (د) 1839ء ✓

4- اس جگہ کا نام بتایئے جہاں سر سید احمد خان 1857ء میں بطور صدر امین تعینات تھے اور کئی انگریزوں کی جانیں بچائیں۔
(الف) دہلی (ب) مراد آباد (ج) علی گڑھ (د) بجنور ✓

5- سر سید احمد خان نے ولیم میور کی کتاب ''لائف آف محمد ﷺ'' کے جواب میں کون سی کتاب لکھی؟
(الف) سیرت النبی ﷺ (ب) خطبات احمد ﷺ ✓ (ج) حیات محمد ﷺ (د) پیغمبر ﷺ کی زندگی

6- ایم۔اے۔او ہائی سکول علی گڑھ کس سن میں قائم کیا گیا؟
(الف) 1875ء ✓ (ب) 1876ء (ج) 1877ء (د) 1878ء

7- بتایئے کس سن میں سر سید احمد خان ریٹائر ہوئے؟
(الف) 1866ء (ب) 1874ء (ج) 1876ء ✓ (د) 1886ء

8- سر سید احمد خان کو کس سن میں سر کا خطاب دیا گیا؟
(الف) 1888ء ✓ (ب) 1889ء (ج) 1890ء (د) 1892ء

9- کس یونیورسٹی نے سر سید احمد خان کو ایل۔ایل۔ڈی کی اعزازی ڈگری سے نوازا؟

(الف) لندن یونیورسٹی (ب) قاہرہ یونیورسٹی (ج) **ایڈنبرا یونیورسٹی ✓** (د) آکسفورڈ یونیورسٹی

-10 اپریل 1858ء میں سرسید احمد خان کو کس جگہ صدر الصدور مقرر کیا گیا؟
(الف) علی گڑھ (ب) مرادآباد ✓ (ج) بجنور (د) دہلی

-11 سرسید احمد خان نے کس سن میں مرادآباد میں ایک مدرسہ قائم کیا؟
(الف) 1856ء (ب) 1858ء (ج) **1859ء ✓** (د) 1860ء

-12 سرسید احمد خان نے کس سن میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی؟
(الف) **1863ء ✓** (ب) 1865ء (ج) 1870ء (د) 1875ء

-13 کس وائسرائے ہند نے 8 جنوری 1877ء کو ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ کا افتتاح کیا؟
(الف) لارڈ کیننگ (ب) لارڈ لٹن ✓ (ج) لارڈ میو (د) لارڈ کرزن

-14 مہاراجہ پٹیالہ نے ایم۔اے۔او کالج کے لیے 50 ہزار روپیہ دیا۔ بتائیے کہ نظام حیدرآباد نے کتنی رقم دی؟
(الف) 60 ہزار روپے (ب) 70 ہزار روپے (ج) 80 ہزار روپے (د) **90 ہزار روپے ✓**

-15 سرسید احمد خان نے کس سن میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی؟
(الف) 1885ء (ب) **1886ء ✓** (ج) 1887ء (د) 1888ء

-16 ڈبلیو۔ڈبلیو۔ہنٹر نے کس سن میں اپنی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" شائع کی؟
(الف) 1868ء (ب) 1869ء (ج) 1870ء (د) **1871ء ✓**

-17 لارڈ لٹن نے 1878ء میں کتنے سالوں کے لیے سرسید احمد خان کو قانون ساز مجلس کا رکن نامزد کیا؟
(الف) **دو سال ✓** (ب) تین سال (ج) چار سال (د) پانچ سال

-18 بنارس کے ہندوؤں نے کس سن میں اردو تنازعہ شروع کیا؟
(الف) 1865ء (ب) 1866ء (ج) **1867ء ✓** (د) 1868ء

-19 کس سن میں اے او ہیوم نے انڈین نیشنل کانگرس کی بنیاد رکھی؟
(الف) 1884ء (ب) **1885ء ✓** (ج) 1886ء (د) 1888ء

-20 سرسید احمد خان نے انڈین نیشنل کانگرس کے جواب میں کون سی تنظیم قائم کی؟
(الف) محمڈن ایسوسی ایشن (ب) مسلم لیگ (ج) ندوۃ العلما (د) **پیٹریاٹک ایسوسی ایشن ✓**

-21 سرسید احمد کی اس تصنیف کا نام بتائیے جس میں دہلی کی عمارات، کھنڈرات اور پرانے مدرسوں پر روشنی ڈالی گئی۔
(الف) رسالہ تہذیب الاخلاق (ب) **آثار الصنادید ✓** (ج) نوادرات دہلی (د) کھنڈرات دہلی

-22 سرسید احمد خان نے انگلستان کا دورہ کب کیا؟
(الف) **1859ء ✓** (ب) 1869ء (ج) 1879ء (د) 1889ء

-23 سرسید احمد خان کے والد کا نام کیا تھا؟
(الف) سید ہادی (ب) سید مہدی (ج) **سید محمد متقی ✓** (د) سید غلام علی

-24 مدرسہ علی گڑھ کا بانی کون تھا؟
(الف) شبلی نعمانی (ب) سید سلیمان ندوی (ج) **سرسید احمد ✓** (د) حسرت موہانی

-25 سرسید کے بیٹے کا کیا نام تھا؟
(الف) **سید محمود ✓** (ب) سید فصیح (ج) سید ابرار (د) سید لقمان

-26 سرسید کی دو کتابوں کے نام لکھیے۔
(الف) جاوید نامہ، بال جبریل (ب) مراۃ العروس (ج) **آثار الصنادید، خطبات احمدیہ ✓** (د) الفاروق، المامون

HISTORY OF PAKISTAN NOTES FOR 1st YEAR CLASS (PUNJAB)

-27 سرسید احمد خان کس سن میں انگلستان گئے؟
(الف) 1870ء (ب) **1869ء** ✓ (ج) 1868ء (د) 1867ء

-28 سرسید احمد خان نے کانگرس کے قیام پر کیا رویہ اختیار کیا؟
(الف) بھرپور حمایت (ب) Wait and See کی پالیسی (ج) **بھرپور مخالفت** ✓ (د) لاتعلقی دکھائی

-29 1863ء میں سرسید احمد خان نے ایک ادارہ قائم کیا اس کا نام کیا تھا؟
(الف) ایم اے او کالج ✓ (ب) فارسی مدرسہ مراد آباد (ج) سائنٹیفک سوسائٹی (د) ایم اے او ہائی سکول

-30 نسلی امتیازات کو کم کرنے کے لیے البرٹ بل کس سن میں پیش کیا گیا؟
(الف) 1883ء (ب) **1885ء** ✓ (ج) 1884ء (د) 1887ء

-31 جنگ آزادی کے اسباب کا تجزیہ کرنے کے لیے سرسید نے کون سا رسالہ لکھا؟
(الف) آثار الصنادید (ب) رسالہ بغاوت ہند (ج) **رسالہ تہذیب الاخلاق** ✓ (د) رسالہ تبئین الکلام

-32 1883ء میں علی گڑھ سے منسلک ہونے والی شخصیت کون سی ہے جس نے 1898ء میں علیحدگی اختیار کر لی۔
(الف) نواب محسن الملک (ب) الطاف حسین حالی (ج) شبلی نعمانی (د) **مولوی سمیع اللہ** ✓

-33 سرسید احمد خان کب فوت ہوئے؟
(الف) 1890ء (ب) 1895ء (ج) 1896ء (د) **1898ء** ✓

❑ **مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔**

سوال1: سائنٹیفک سوسائٹی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: **سائنٹیفک سوسائٹی:** سرسید احمد خان نے 1863ء میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ اس کا مقصد جدید علوم کی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ کرنا تھا تاکہ مسلمان جدید علوم سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

سوال2: ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ پر مختصر نوٹ لکھیے۔
جواب: **ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ:** سرسید احمد خان نے 1875ء میں علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل ہائی سکول قائم کیا۔ اس سکول کو 1877ء میں کالج کا درجہ دے دیا گیا۔ لارڈ لٹن نے کالج کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں یہ اقامتی درسگاہ کے طور پر اسلامی اور جدید سائنسی علوم کا مرکز بن گیا۔ 1920ء میں اس کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

سوال3: آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔
جواب: **آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس:** سرسید نے 1886ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی۔ اس کا مقصد برصغیر کے مختلف علاقوں میں رہنے والے مسلمانوں کے درمیان رابطہ استوار کرنا تھا تاکہ وہ بحیثیت قوم اپنے سیاسی، معاشرتی اور معاشی مسائل کو حل کر سکیں۔

سوال4: ڈبلیو۔ڈبلیو۔ہنٹر کی کتاب ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' پر نوٹ لکھیں۔
جواب: **''ہمارے ہندوستانی مسلمان'':** ڈبلیو۔ بلیو۔ ہنٹر ایک انگریز سول ملازم تھا۔ اس نے 1871ء میں ایک کتاب ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' شائع کی، جس میں جنگ آزادی کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیمی و معاشی پسماندگی پر روشنی ڈالی گئی تھی اور اعداد و شمار کے حوالے سے معلومات فراہم کی گئی تھیں۔

سوال5: البرٹ بل کیا تھا؟
جواب: البرٹ بل کا مسودہ 1883ء میں پیش کیا گیا۔ اس بل کا مقصد یہ امتیاز ختم کرنا تھا کہ کسی یورپی ملزم کا مقدمہ ہندوستانی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش نہیں ہو سکتا تھا۔

سوال6: اُردو ہندی جھگڑا کب شروع ہوا؟

جواب: اُردو ہندی تنازعہ 1867ء میں شروع ہوا۔

سوال7: سرسید احمد خان کا کانگرس کے بارے میں کیا رویہ تھا؟

جواب: سرسید احمد خان نے کانگرس کی مخالفت کی اور مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے سے روکا۔

سوال8: پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کب قائم کی گئی؟

جواب: یہ ایسوسی ایشن 1888ء میں قائم کی گئی۔

سوال9: سرسید احمد خان نے یتیم خانہ کس شہر میں قائم کیا؟

جواب: مرادآباد میں۔

سوال10: رسالہ اسباب بغاوت ہند کے بارے میں لکھیے۔

جواب: رسالہ اسباب بغاوت ہند میں سرسید احمد خان نے انگریز حکومت کو بتایا کہ 1857ء کی جنگ آزادی کی وجہ کمپنی کی بدانتظامی تھی۔ حکومت نے ایسے ضوابط وضع کیے جو ہندوستانیوں کی عادات کے موافق نہ تھے۔

سوال11: سرسید احمد خان نے اپنی کتاب آثارالصنادید میں کیا بیان کیا؟

جواب: سرسید احمد خان نے اپنی کتاب آثارالصنادید میں دہلی کی عمارات، کھنڈرات اور پرانے مدارس پر روشنی ڈالی۔

سوال12: محسن الملک کے دور میں علی گڑھ کالج نے کیا ترقی کی؟

جواب: محسن الملک سرسید کے قریبی ساتھی تھے۔ ان کو سید محمود کے مستعفی ہوجانے کے بعد علی گڑھ ٹرسٹ کا سیکرٹری بنایا گیا۔ ان کے دور میں کالج کی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اور مسلم یونیورسٹی کے قیام کے لیے چھ لاکھ روپیہ چندہ بھی اکٹھا ہوگیا۔

سوال13: ڈاکٹر ضیاالدین کون تھے؟

جواب: ڈاکٹر ضیاالدین کو 1919ء میں علی گڑھ کالج کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔

سوال14: مولوی سمیع اللہ کون تھے؟

جواب: مولوی سمیع اللہ سرسید کے قریبی ساتھی تھے۔ وہ 1886ء میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ آپ نے 1908ء میں وفات پائی۔

سوال15: مولانا شبلی نعمانی کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: مولانا شبلی نعمانی ایک نامور سکالر تھے۔ آپ نے سیرت النبی ﷺ، شعرالعجم، المامون جیسی کتب تحریر کیں۔ انہوں نے 1904ء سے لے کر 1913ء تک ندوۃ العلماء کا انتظام وانصرام سنبھالا۔

سوال16: سرسید احمد خان نے کب وفات پائی؟ جواب: 1898ء۔

سوال17: علی گڑھ کالج کو مسلم یونیورسٹی کا درجہ کب دیا گیا؟ جواب: 1920ء۔

سوال18: نواب محسن الملک کب پیدا ہوئے؟ جواب: 1837ء۔

سوال19: مولانا شبلی نعمانی نے علی گڑھ سے کب علیحدگی اختیار کی؟ جواب: 1898ء۔

سوال20: مولانا شبلی نعمانی نے کب وفات پائی؟ جواب: 1914ء۔

سوال21: سرسید احمد خان کس سن میں انگلستان گئے اور اس کی وجہ کیا تھی؟

جواب: 1869ء میں سرسید احمد کے صاحبزادے سید محمود کو انگلستان میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظیفہ ملا تو آپ بھی ساتھ ہی انگلستان چلے گئے۔

سوال22: سرسید کی تحریر کردہ کتب میں سے دو کتابوں کے نام لکھیے۔ جواب: (i) رسالہ اسباب بغاوت ہند (ii) آثارالصنادید

سوال23: نواب وقارالملک کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: ان کا اصل نام نواب مولوی مشتاق حسین وقارالملک تھا۔

سوال24: سرسید کے بیٹے کا نام کیا تھا؟

جواب: سرسید احمد خان کے بیٹے کا نام سید محمود تھا۔

......☆......